روزنامہ کارنامہ
Daily KARNAMA Vehari
بانی غلام رسول مڈل
وہاڑی
ہیڈ آفس ملتان
061-4516171
ایڈیٹر طارق جاوید مڈل
جلد نمبر 19 | منگل 27 رمضان المبارک 1434ھ 6 اگست 2013ء 22 ساون 2070ب | شمارہ 189

تحریر: سعدیہ شکور (شوشل موبلائزر)

ضلع وہاڑی میں تعلیمی سرگرمیاں کیلئے کوششیں جاری ہیں۔ محکمہ تعلیم کے افسران بھی تعلیم کی بہتری کے لیے دن رات کوششیں کر رہے ہیں۔ بہتر تعلیم اور پاکستان کی بقاء اور معاشی خوشحالی کے لیے نچلی سطح سے تعلیمی نظام میں بہتری لانے کی اشد ضرورت ہے۔ دیہات کی سطح پر لوگوں کو تعلیم کی اہمیت کے بارے میں آگاہی اور ان میں شعور اجاگر کرنا اور دیہات کی سطح پر ایسے پروگرام کروانا جن میں لوگوں کو خصوصاً بچیوں کی تعلیم پر اُبھارا جائے تا کہ اُنہیں اندازہ ہو سکے کے ہم شہر کی نسبت کتنے پیچھے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ دیہات کی سطح پر وہ تمام سہولیات دی جائیں جو شہر کے سکولوں میں دی جاتی ہیں۔ دیہات کی سطح پر فرنیچر نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ کسی سکول میں ایک اُستاد اور پانچ جماعتیں ہیں۔ اور کسی میں دو اُستاد ہیں اور جماعتیں پانچ ہیں۔ اور ان سکولز کے اساتذہ سے کہا جاتا ہے کہ رزلٹ سو فیصد نہ ہوا تو نوکری سے جاؤ گے اور تو اور اساتذہ کو یہ بھی حکم دیا جاتا ہے کہ گھر گھر جائیں اور بچوں کو نکال کر لائیں اور سکول میں داخل کریں داخل کر لینا کافی نہیں اسکے لیئے اساتذہ کی تعداد بھی بڑھانہ ہوگی۔ فرنیچر، سٹیشنری، وردی اور شوز کا ہونا بھی لازمی ہے۔ اور یہ وہ تمام ضرورتیں ہے جو دیہات کے رہنے والے اپنے بچوں کو مہیا نہیں کر سکتے۔ اگر حکومت وقت یہ چاہتی ہے کہ دیہات کے سطح پر تعلیم عام ہو تو اُسکے لیے حکمرانوں کو نچلی سطح سے کام شروع کرنا ہوگا۔ اور تعلیمی پالیسی بناتے وقت دیہات کے غریب لوگوں اور ان کی آمدنی کو مدِ نظر رکھنا ہوگا۔ تعلیمی پالیسی بنانے والے اگر چاہیں تو دیہاتوں کی سطح پر سروے کروا کر تعلیمی معیار کو بہتر بنانے غریب لوگوں کے مسائل اور ان کا حل تلاش کر کے تعلیم میں بہتری لائی جا سکتی ہے۔ اور دیہات کی سطح پر گرتے ہوئے تعلیمی معیار کو آسمان کی بلندیوں پر پہنچایا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے ذمہ دار لوگوں تھوڑی محنت کرنا ہوگی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کے بارے میں بھی سوچنا ہوگا جو لوگ خود تو محکمہ تعلیم میں ٹیچر ہیں یا ہیڈ ماسٹر اور ساتھ میں پرائیویٹ سکول بھی چلا رہے ہیں۔ ادارے سے منسلک کسی فرد کو بھی پرائیویٹ سکول چلانے کی اجازت نہ دی جائے۔ جو پرائیویٹ سکول چل رہے ہیں ان کا بھی ایک سروے کروایا جائے اور معلوم کیا جائے ان سکولز میں حاضر سروس ٹیچرز و ہیڈ ٹیچرز وغیرہ منسلک ہیں۔ تو انہیں سرکاری سکولوں میں بہتری لانے کے لیے کہا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ تعلیمی نصاب پر نظر ثانی کی جائے۔ کیونکہ دیہاتوں میں جو استاد ہیں ان میں اکثر میٹرک پاس ہیں۔ جو اپنی معاشی مجبوریوں کی وجہ سے آگے نہ پڑھ سکے اور استاد بھرتی ہو گئے اور ابھی تک میٹرک ہی ہیں۔ ان کی جگہ گریجویٹ ٹیچرز بھرتی کیے جائیں۔ اور ان کی تربیت اس طریقے سے کی جائے کے وہ دیہاتوں میں جا کر "مار نہیں پیار" والے فارمولے پر عمل کرتے ہوئے بچوں کو اسطرح پڑھائیں کہ ٹیوشن کے اخراجات سے والدین کو بچایا جا سکے۔ والدین یہ تو چاہتے ہیں کہ اپنے بچوں کو سکول میں بھیج کر معاشرے میں ان کا نام اور مقام بنائیں۔ لیکن جیب خالی دیکھ کر بچوں سے کہتے ہیں جاؤ ہوٹل والے سے میں نے بات کر لی ہے۔ وہاں جا کر کام کرو وہ شام کو 50 روپے دے گا لے آنا گھر کا خرچ چلانے میں کام آئیں گئیں۔ دیہات میں رہنے والے غربت کی چکی میں پس رہے ہیں۔ ان کے بچوں کے بہتر مستقبل کے لیے وظیفہ مقرر کیا جائے۔ جو کہ اول سے دہم تک ہر بچے کو ملے اور اسکے ساتھ سکول جانے کے لیے جو بھی ضروری چیزیں ہیں ان کا خیال رکھا جائے۔ ویسے تو محکمہ تعلیم اور سکولز میں بہتری لانے کے لیے بہت سی این۔ جی۔ اوز نے کام کیا ہے اور کر رہی ہیں

۔لیکن ایک این۔ جی۔ او۔ سٹیشن ایبل ڈویلپمنٹ پالیسی انسٹیوٹ (ایس ڈی پی آئی) دیہات کی سطح سے کام شروع کیا اور بنیادی تعلیم کی بہتری کے لیے انھوں نے ضلع وہاڑی میں میری ڈیوٹی لگائی۔ میرا نام سعدیہ شکور ہے۔ اور میں (ایس ڈی پی آئی) کی طرف سے دیہات کی سطح پر کام کر رہی ہوں اور دیہی علاقوں میں سروے کے دوران تمام مسائل کا پتہ چلا جن میں کچھ ایک مندرجہ بالا ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بتاتی چلوں کے دیہاتوں میں جانے سے یہ پتہ چلا ہے کے شہروں کی نسبت دیہاتوں تعلیم سہولیات کا فقدان ہے۔ غربت ہے معاشرہ پڑھا لکھا نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو تعلیم کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہے۔ تعلیمی شعور کو اجاگر کرنے کے لیے گاؤں کی عورتوں سے ملاقات کی اور انہیں سکول کے معاملات میں دلچسپی لینے اور اُن کی بچیوں کو تعلیم دلوانے پر اُبھارہ۔ بہت سے ایسے بچوں سے ملاقات ہوئی جو پرائمری سے آگے نہ بڑھ سکے۔ جب والدین سے وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے کہا کے گاؤں میں مڈل سکول نہ ہونے کی وجہ سے بچے اپنی تعلیم جاری نہ رکھ سکے خصوصاً بچیاں۔ اس کے علاوہ والدین میں تعلیمی شعور اجاگر کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اور دیہات کی سطح پر جو چند پڑھے لکھے لوگ ہیں ان کی کمیٹیاں بنائی جا رہی ہیں۔ تا کہ وہاں تعلیمی معیار کو بلند کیا جا سکے۔ دیہات کی سطح پر عورتوں کی تربیت کے لیے انہیں گھروں میں اکٹھا کر کے ان میں تعلیمی شعور اجاگر کیا جا رہا ہے۔ اور اس کے علاوہ سکول مینجمنٹ کمیٹی کے جو اراکین ہیں انہیں ان کے فرائض کے بارے میں آگاہی دی جا رہی ہے۔ اور ہماری ان کوششوں کی وجہ سے (ایس ایم سی) کافی فعال رہی ہے۔ سکول کے ٹیچر کے ساتھ مکمل تعاون کر رہی ہوں اور اس کے ساتھ ہمارے کام کی وجہ سے دیہات میں جہاں (ایس ڈی پی آئی) کام کر رہی ہے۔ وہاں سکولز کی تعداد میں کافی بہتری آئی ہے۔ اور داخلہ کی شرح میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اور پہلے کی نسبت بچیوں کی مائیں اپنی بچیوں کی تعلیمی خبر گیری میں دلچسپی لینے لگ گئی ہیں۔ ان سب کے علاوہ اب جس امر کی ضرورت ہے۔ وہ یہ کہ جو (این جی اوز) تعلیم کی بہتری کے لیے کام کر رہی ہیں وہ لوگوں میں اس شعور کو اجاگر کریں کہ وہ بلاواسطہ یا بلواسطہ (این جی اوز) کے ساتھ مل کر اس عمل میں بہتری لائیں اور اس کے ساتھ ساتھ مخیر حضرات اور ان اداروں سے گزارش کروں گی کہ دیہات اور وہاں رہنے والوں کی رواں زندگیوں کا باریک بینی سے جائزہ لیں۔ اور ان کی زندگیاں آسان بنا نے میں ان کی معاونت کریں۔ محکمہ تعلیم کی افسران سے گزارش کرونگی کہ سکولز کا دورہ کر کے دیکھیں اور اساتذہ کی تعداد کی کمی بیشی کو مدِ نظر رکھ کر ان کے تبادلے کیے جائیں۔ افسران کو چاہیے کہ وہ اپنے عہدوں کا صحیح استعمال کرتے ہوئے اپنے تماجونیئر ز افسران اور اساتذہ کے مسائل کو اپنا دردِ سر سمجھ کر حل کروائیں۔ تا کہ وہ اپنے عہدوں اپنے فرائض سے وفاداری کا ثبوت دیں سکیں۔ اور دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکیں